تبرک حاصل کرنے کا جواز

<"xml encoding="UTF-8?>

پیغمبر اور آپ کے باقیماندہ آثار سے تبرك حاصل کرنے کے جواز پر کیا دلیل پائی جاتی ھے ؟ آیا یہ عمل توحید جو کہ دین اسلام کا اصلی شعار ھے، سے سازگاری رکھتا ھے ؟ (1)
صالحین، نیك افراد، محترم اماکن، مشاہد مقدسہ اور ان سے وابستہ آثار سےبرکت طلب کرنے کو وھابی حضرا ت شدت کے ساتھ انکار کر تے ھیں، اور اس چیز کو شرك کے مصادیق میں شمار کرتے ھیں، چنانچہ جو لوگ ان حضرات کے آثار سے تبرك طلب کرتے ھیں ان کے ساتھ وھابی حضرات ہر وقت آمادہٴ جنگ رھتے ھیں، اسی وجہ سے مذکورہ آثار سے تبر ك حاصل کرنا وھابی اور بقیہ مسلمانوں کے درمیان ایك اختلافی مسئلہ بنا ھوا ھے، اس لئے ضرورت ھے کہ ھم بغیر کسی تعصب اور نزاع کے اس بحث کی تحقیق کریں تاکہ اس مطلب کی حقیقت روشن ھوجائے ۔

تبرک کی حرمت پر وھابیوں کے فتوے

1۔ فرقہٴوھابیہ کے مفتی صالح بن فوزان کاقول: تربت پر سجدہ کرنا اگر اس تربت سے تبرك اور ولی خدا کا تقرب مطلوب ھو تو شرك اکبر ھے، اور اگر اس سے تقرب خدا مطلوب ھو اس عقیدہ کے ساتھ کہ یہ تربت فضیلت رکھتی ھے، جیسے
مسجدالحرام اور مسجد نبوی یا مسجد الاقصی کی زمین، تو یہ بدعت ھے !! 1
2۔ ابن عثیمین کاقول: غلاف کعبہ سے تبرك حاصل کرنااور اس کو اس نیت سے مس کرنا بدعت ھے ! کیونکہ اس بارے میں حضرت رسول اسلام سے کچھ وارد نہیں ھوا ھے ! 2
3۔ وھابی دائمی مفتیوں کاگروہ یہ کہتا ھوا نظر آتا ھے: ان مسجدوں کی طرف لوگوں کا توجہ کرنا، ان درو دیوار اور محراب کو مس کرنا اور ان سے برکت حاصل کرنا بدعت اور ایك قسم کا شرك ھے، اور یہ عمل دور جاہلیت کے کفار سے شباھت رکھتا ھے ۔ 3
4۔ بنبازکا قول: قرآن کریم کوگاڑی میں خیروبرکت کی نیت سے رکھنا، اس پر کوئی دلیل نہیں پائی جاتی لہٰذا یہ ناجائز امر ھے ۔ 4
5۔ ابن فوزان کا نظریہ: تبرك؛ بمعنی طلب برکت، اور برکت کے معنی ثبات خیر اور طلب خیر و زیادتی ھے، یہ طلب اس ذات سے کرے جو اس (خیر) کامالك ھو اور اس پر قدرت رکھتا ھو، اورذات خداوند متعال کے علاوہ اور کوئی نہیں جو قدرت رکھتی ھو، کیونکہ خدا کی ذات ھے جس نے برکت نازل کی ھے، اور انسانوں کو ثبات بخشتا ھے، اس کے علاوہ کوئی بھی مخلوق بخشش، برکت، ایجاد، ابقاء اور اس کی تثبیت پر قدرت نہیں رکھتی، لہٰذا اماکن، آثاراوراشخاص -چاھے وہ زندہ ھوں یا مر چکے ھوں - سے خیر و برکت طلب کرنا جائز نہیں ھے، کیونکہ یہ شرك ھے اور یا...... 5

6۔ ابن عثیمین کانظریہ: بعض زائرین مسجد، منبر، محراب اوراس کی دیواروں پرھاتھ پھیرتے ھیں، یہ سب بدعت ھے ۔ 6

تبرك کے معنی

لغت میں لفظ تبرك طلب برکت کے معنی میں آیا ھے، اور برکت کے معنی زیادتی، رشد اور سعادت کے ھیں۔ 7 ” تبرك بالشیٔ “ یعنی اس شئ کے ذریعہ طلب برکت کرنا، اور اصطلاح میں طلب برکت کرنا ان چیزوں اور حقیقتوں سے جنھیں خدا وند متعال نے خاص مقام و منزلت بخشی ھے، ان کیلئے خاص عظمت وفضیلت مقرر فرمائی ھے، جیسے رسول اسلام کے ھاتھوں کو بوسہ دینا یا، اسے مس کرنا یا وفات نبی کے بعد ان کے بعض آثار سے طلب برکت کرنا۔

قرآن کریم کی روشنی میں تبرك کے معنی

برکت کالفظ قرآن کریم میں متعدد صورتوں میں استعمال ھوا ھے، جن کا خلاصہ یہ ھے کہ خدا وند متعال نے بعض اشخاص، اماکن اور معین زمانے کو اپنی خاص جھات کو مد نظر رکھتے ھوئے، ایك قسم کی برکت بخشی ھے ۔

الف) اشخاص میں برکت

1- خدا وند متعال جناب نوح اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ھے:
8
(جب طوفان جاتا رھا تو حکم دیا گیا) اے نوح!ھم اری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ کشتی سے نیچے اترو جو تم پر ھیں اور جو لوگ تمھارے ساتھ ھیں ان میں سے کچھ لوگوں پر ۔
2۔ اسی طرح حضرت عیسی کے بارے میںارشاد ھوا:
9
اور میں جھاں کھیں بھی رھوں مجھے مبارك بنایا، اور مجھ کو جب تك زندہ رھوں نمازپڑھنے اور زکاۃ دینے کی تاکید ھے ۔
3۔ حضرت ابراھیم اور ان کی بیٹے اسحاق کے بارے میں ارشاد ھوا:
< فَلَمَّا جَاءَ ها نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهاْ > 10
ترجمہ: (جب موسی اس آگ کے پاس آئے تو ان کو) ایك آواز آئی کہ مبارك ھے وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا)

هے، اور جو اس کے گرد هے ۔

خدا فرماتا هے:

11

اور خود هم نے ابراهیم اور اسحاق پر اپنی رکت نازل کی۔

اسی طرح اہل بیت رسالت علیهم السلام یاحضرت ابراهیم کے اہل بیت کی بارے میں ارشاد هوا:

< رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَکاتُه عَلَیْکُمْ اَهلَ الْبَیْتِ اِنَّه حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ < 12

خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں اے اہل بیت رسالت! تمهارے لئے مخصوص هیں، کیونکه خدا نهایت قابل حمداوربزرگ هے۔

ب) زمان و مکان میں برکت

لفظ برکت اور اس کی مشتقات بعض اماکن اور ازمنه کیلئے بهی استعمال هوئے هیں ۔

1۔ خدا مکه کے بارے میں فرماتا هے:

13

ترجمه: لوگوں کی عبادت کے واسطے جو گهر سب سے پهلے بنایا گیا، وه تو یقینا یهی کعبه هے، جو مکه میں بڑی خیر و برکت والا اور سارے جهان کے لوگوں کا راہنما هے ۔

2۔ مسجد الاقصی اور اس کے اطراف کے بارے میں ارشاد هوا:

< سُبْحَانَ الَّذِی اٴسْرَی بِعَبْدِه لَیْلًا مِنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الْاٴَقْصَی الَّذِی بَارَکْنَا حَوْلَه لِنُرِیَه مِنْ آیَاتِنَا إِنَّه هو السَّمِیعُ الْبَصِیرُ < 14

ترجمه: وه خدا هر عیب سے پاك و پاکیزه هے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تك کی سیر کرائی، جس کے چو گرد هم نے هر قسم کی برکتیں مهیا کر رکهیں هیں، تاکه هم اس کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکهائیں، اس میں شك نهیں که وه سب کچھ سنتا اور دیکهتا هے ۔

3۔ شب قدر کے بارے میں ارشاد هوا:

15

ترجمه: هم نے اس (قرآن)کومبارك رات (شب قدر) میں نازل کیا، بیشك هم عذاب سے ڈرانے والے هیں ۔

روایات میں تبرك

جب هم روایات نبوی اور کلمات اہل بیت کو دیکهتے هیں تو بهت سی جگه پر تبرك کی بات آتی هے اور اس کے درمیان محمد و آل محمد کو مبارك اشخاص کے طور پر پهچنوایا گیا هے ۔

1۔ رسول اسلام نے صلوات بهیجنے کے طریقه کے بارے میں اس طرح ارشاد فرمایا:

اَللّٰھم صَلّ علی محمدوعلی آل محمد، کما صلیت علی آل ابراھیم، وبارك علیٰ محمدوعلیٰ آل محمد، کما بارکت علیٰ آل ابراھیم فی العالمین، انك حمید مجید والسلام کما علمتم” 16

اے میرے معبود !رحمت نازل کر محمد وآل محمدپر، جس طرح تو نے رحمت نازل کی ابراھیم کی آل پر اپنی برکت نازل فرما محمدوآل محمد پر، جس طرح تونے ابراھیم کی آل پرعالمین میں برکت نازل کی، بیشك تو صاحب مجد اور لائق تعریف ھے، اور سلام اسی طرح بھیجو جیسے تم جانتے ھو۔

2۔ صحیح بخاری میں کیفیت صلوات کی بارے میں اس طرح آیا ھے:

قولوا!”اَللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَاْصَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبَرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھم بَاْرِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّد، کَمَاْ بَاْرَکْتَ عَلٰی آلِ اِبَرَاْھِیْم، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ “17

یا دوسری جگہ رسول پر کیفیت صلوات کے بارے میں آیا ھے:

”اللھم صل علی محمد عبد ك و رسولك، کما صلیت علی ابراھیم و بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم “18

تاریخ میں تبرک

آیا تبر ك اپنے اصطلاحی معنی کے اعتبارسے ایك تاریخی حقیقت بھی رکھتا ھے ؟ یعنی اسلام سے پہلے صاحب شریعت امتوں میں یہ رسم پائی جاتی تھی، تاکہ ھم ان سیرت اور روش سے کشف کریں کہ گزشتہ دینی امتوں میں تبرك ایك جائز اورشرعی امر تھا ؟

اس سوال کا جواب یہ ھے کہ آثار انبیاء سے طلب برکت کرناان مسائل میں سے ھے جو گزشتہ دینی امتوں میں سابقہ رکھتا ھے، چنانچہ اس کے چند نمونے یہاں ذکر کئے جاتے ھیں:

1۔ خداوند متعال حضرت یعقوب کے بارے میں” کہ جنھوں نے اپنے بیٹے یوسف کی قمیص سے تبرك حاصل کیا اور یوسف کا اسے اپنے باپ حضرت یعقوب کیلئے بھیجنا“ یوسف کی زبانی حکایت کرتا ھے:

< اِذْھبُوْا بِقَمِیْصِیْ ھذَاْفَاَلْقُوْہ عَلٰی وَجْہ اٴبِی یَاٴتِ بَصِیْراً> 19

ترجمہ: یہ میری قمیص لیجاوٴ اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا تاکہ ان کی بینائی آجائے ۔

یوسف کے بھائیوں نے اپنے بھائی حضرت یوسف کے حکم پر عمل کیا، اور اس قمیص کو حضرت یعقوب کے چہرے پر ڈال دیا، باپ جو ابھی تك اپنے بیٹے کی جدائی میں اندھے ھوچکے تھے، اس وقت اذن خدا وندی سے قمیص کی برکت سے بینا ھوگئے، البتہ خدا قدرت رکھتا ھے یہ عمل بغیر کسی واسطہ سے انجام دے، لیکن عالم؛ اسباب و مسببات کا عالم ھے، نیز اسباب کچھ مادی ھوتے ھیں اور کچھ معنوی، لہٰذا خدا کی حکمت اس سے متعلق ھوئی کہ انبیاء اور صالحین اور ان کے آثار میں برکت مقرر فرمائے، تاکہ لوگ اس راستہ ان کے بارے میں اعتقاد پیدا کریں اور ان سے نزدیك ھوں، اور اس کے نتیجہ میں وہ ان کو اپنے لئے نمونہ سمجھتے ھوئے خدا سے قربت پیدا کریں اور اس کے ثواب سے بھرہ مند قرار پائیں ۔

2۔ منجملہ ان مواقع کےکہجھاں قرآن مجید نے گزشتہ دینی امتوں کے تبرك کے بارے میں اشارہ کیا ھے بنی اسرائیل کا اس تابوت سے تبرك حاصل کرنا ھے جس میں آل موسی اور آل ھارون کے آثار تھے، خدا وند متعال قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے اس پیغمبر کے قصہ کو جس نے بنی اسرائیل کو طالوت کی بادشاھی کی بشارت

دی، اس طرح بیان کرتا ھے:
20
ترجمہ: اور ان کے نبی نے ان سے (یہ بھی)کھا کہ اس (طالوت)کے (منجانب اللہ) بادشاہ ھونے کی یہ پھچان ھے کہ تمھارے پاس وہ صندوق اجائے گا، جس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے تسکین دہ چیزیں اور ان تبرکات میں سے بچا کچھا ھوگا جو موسی اور ھارون کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ھے، اور صندوق کو فرشتے اٹھائے ھوں گے، اگر تم ایمان رکھتے ھو تو بیشك اس میں تمھارے واسطے پوری نشانی ھے ۔
یہ تابوت وھی تابوت ھے جس میں جناب موسی کی ماں نے حضرت موسی کو خدا کے حکم سے رکھ کر پانی میں بھا دیا تھا، یہ تابوت بنی اسرائیل میں خاص احترام رکھتا تھا، اور اس سے وہ لو گ طلب برکت کرتے، حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل اپنی الواح، زرہ اور تمام آیات نبوت اس میں رکھ دیں تھیں، اور اپنے وصی یوشع بن نون کے حوالہ کردیا تھا، یہ صندوق بنی اسرائیل کے پاس رھا، اس کو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھتے تھے، جب تك یہ تابوت ان کے پاس رھا وہ عزت اور خوشحالی میں رھے، لیکن جب انھوں نے گناہ کیا، اور تابوت کی بے احترامی کی تو خدا نے اس کو مخفی کردیا، ایك مدت کی بعد انھوں نے اپنے نبی سے اس کو طلب کیا، خدا نے اس وقت طالوت کو ان پر بادشاہ قرار دیا، اور اس کے بادشاھت کی نشانی یھی تابوت تھا ۔
زمخشری کہتے ھیں: تابوت؛ توریت کا صندوق تھا، جب بھی موسی میدان قتال میں آتے اسے اپنے ساتھ باہر لے آتے تھے، اور بنی اسرائیل کے سامنے رکھتے تھے، تاکہ اس کو دیکھ کر وہ لوگ سکون حاصل کریں، اور جھاد میں سستی نہ کریں ۔ 21
اس واقعہ سے استفادہ ھوتا ھے کہ بنی اسرائیل بھی اس تابوت سے طلب برکت کرتے تھے جس میں حضرت موسی نبی کے آثار موجود تھے، اور اس کے لئے یہ لوگ خاص احترام کے قائل تھے ۔

تبرک کے بارے میں مسلمانوں کی سیرت

الف) حیات پیغمبر میں آپ سے طلب برکت کے بارے میں صحابہ کی سیرت
محمد طاہر مکی کہتے ھیں:
”عصر رسالت میں آثار پیغمبر سے برکت طلب کرنا صحابہ کی سیرت تھی، اور اس سنت کی تابعین اورصالح مومنین نے اتباع کی، عصر رسالت میں آثار پیغمبر سے برکت طلب کرنا وقوع پذیر ھوا ھے اور آنحضرت نے اس با رے میں کسی کو منع نھیں کیا ھے، یہ خود قطعی دلیل ھے اس کے جواز پر، کیونکہ اگر ایسا نھیں ھوتا تو یقینا حضرت اس کے تبرك سے منع کرتے، خصوصاً اس نکتہ پر توجہ رکھتے ھوئے کہ اکثرصحابۂ کرام قوی ایمان رکھتے تھے، اور رسول اسلام کے دستورات کے تابع تھے ۔ 22
ابن حجر کہتے ھیں:
”جو بچہ رسول کے زمانے میں پیدا ھوا اس نے رسول کودیکھا ھے، کیونکہ رسول کے صحابہ بہت زیادہ شوق رکھتے کہ اپنے بچوں کو رسول کے پاس لیجاتے تاکہ رسول اس کو متبرك قرار دیں، اور اس کے تالو کو اٹھا دیں، یھاں تك کھا جاتا ھے کہ فتح مکہ کے بعد وھاں کے رہنے والے اپنے بچوں کو رسول کے پاس لاتے ھیں تاکہ آپ ان

کے سروں پر اپنے مبارک ھاتھ پھیر دیں، اور ان کی برکت کیلئے دعافرمادیں ۔ 23
اس بارے میں کافی روایات پائی جاتی ھیں چنانچہ ان میں سے بعض کی طرف یہاں ھماشارہ کرتے ھیں:
1۔ عائشہ کہتی ھیں: صحابہ ھمیشہ اپنے بچوں کو رسول خدا کی پاس لاتے تاکہ آپ ان کا تالو اٹھا دیں اور ان کو مبارک قرار دے دیں ۔ 24
2۔ ام قیس اپنے بیٹے کو -جوکہ ابھی کچھ کھابھی نہیں سکتا تھا- رسول کے پاس لاتے ھیں اور اس کورسول کی گود میں ڈال دیا ۔ 25
ابن حجر اس حدیث کی شرح میں کہتے ھیں: اس حدیث سے ثابت ھوتا ھے کہ بچہ کاتالو اٹھانا اور اہل فضل سے طلب برکت کرنا مستحب ھے ۔ 26
3۔ انس سے روایت ھے: میں نے دیکھا کہ نائی آپ کے بال کاٹ رھا تھا اور اصحاب آپ کے ارد گرد طواف کر رھے تھے، تاکہ کوئی بال اگر گرے تو وہ زمین پر نہ گرے بلکہ ان کے ھاتھوں پر گرے۔ 27
4۔ ابی حجیفہ کہتے ھیں: میں ایک مرتبہ رسول کی خدمت میں پہنچا، دیکھا رسول وضو فرمارھے ھیں، اور لوگ ایک دوسر ے سے سبقت کرنا چاھتے ھیں، تاکہ آپ کے وضو کے پانی سے فائدہ اٹھائیں، جو اس پانی کو اٹھاتاتھاوہ اس کو تبرک کی طور پر اپنے اوپر مل لیتا تھا، اور جو اس پانی تک دست رسی نہیں کرپاتا وہ دوسری کی رطوبت سے استفادہ کرتا تھا ۔ 28
عروہ؛ مسور اور دیگر افراد سے نقل کرتے ھیں کہ رسول کے وضو انجام دینے کی وقت آب وضو سے تبرک حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کی اس قدر بھیڑ ھوتی تھی کہ قریب تھا کہ اس ہجوم کی وجہ سے لوگ اپنے کو ہلاک کردیں ۔ 29
5۔ سعد کہتے ھیں: میں نے رسول کے صحابہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول "بضاعہ" نامی کنواں پر تشریف لائے، اور ایک ڈول سے اس کنویں سے پانی کھینچا، اور اس سے وضو کیا، اور بقیہ پانی کو اس کنویں میں ڈال دیا، اس واقعہ کے بعد جب بھی کوئی شخص مریض ھوتا توکنویں سے پانی نکال کر اسے نہلاتے وہ فوراً شفایاب ھوجاتا تھا ۔ 30
6۔ ابو ایوب انصاری کہتے ھیں: جب رسول خدا (ص)ھمارےگھر تشریف لے آئے، تومیں آ پ کیلئےکھانالاتا، اورجب اس برتن کو واپس لیجاتا جس میں آپ نے کھانا تناول فرمایا تھا، تو میں اور میری بیوی اس جگہ سے جھاں رسول کے ھاتھ مس ھوئے ھوتے ھم وھاں سے تبرک کی نیت سے اٹھا لیتے اور اس کو استفادہ کرتے تھے ۔ 31
تبرک کے بارے میں ابن تیمیہ اور احمد بن حنبل کا نظریہ
ابن تیمیہ اپنی کتاب" اقتضاء الصراط المستقیم " میں لکھتے ھیں:
احمد بن حنبل اور ان کے علاوہ علماء نے مسلمانوں کو اجازت دی ھے کہ وہ منبر اور وہ کپڑا جو منبر کے اوپر بچھا تھا اس کو لوگ مس کریں، لیکن قبر رسول کے مس کرنے کی اجازت نہیں دی ھے، البتہ بعض ھمارےاصحاب احمد سے روایت بیان کرتے ھیں کہ احمد نے قبر رسول کے مسح کرنے کی اجازت دی ھے ۔
ب) وفات رسول کے بعدآثار رسول سے صحابہ اور تابعین کا طلب برکت کرنا
امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب اس نام سے معین کیا ھے: " یہ باب؛ زرہ، عصا، تلوار، برتن، انگوٹھی، بال، جوتے اور ان چیزوں کے بیان میں ھے کہ جن سے صحابہ اور دیگر افراد وفات رسول کے بعدبرکت حاصل کرتے تھے " 32

1۔ نقل کیا جاتا ھے کہ معاویہ نے اپنی مو ت واقع ھونے کے وقت وصیت کی کہ مجھے قمیص، شلوار اور کچھ رسول کے موئے مبارک کے ساتھ دفن کیا جائے ۔ 33

2۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنی وفات کے وقت دستوردیا کہ پیغمبر کے موئے مبارك اور ناخن لاکر میرے کفن میں رکھ دینا ۔ 34

3۔ ابن سعد کھتے ھیں: انس بن مالك کا حنوط رسول کی مشك اور آ پ کے موئے مبارك قرار دیا گیا تھا ۔ 35

4۔ ابن سیرین کھتے ھیں: میں نے عبیدہ سے کہا: میرے پاس کچھ رسول کے موئے مبارك انس یا اس کے گھر والوں کے یھاں سے لے آوٴ، وہ میرے لئے دنیا و آخرت سے محبوب تر ھے ۔ 36

5۔ صفیہ کھتی ھیں: جب بھی عمر میرے پاس آتے، تو حکم دیتے کہ وہ پیالہ جس میںرسول خدا کھانا تناول فرماتے تھے لے آوٴ، اس کی بعد اس کو آب زمزم سے پر کرتے، اور اس کو تبرك کے قصد سے پیتے، اور باقیماندہ پانی کو اپنے چھرے پر ملتے تھے ۔ 37

6۔ انس کھتے ھیں: ایك مرتبہ رسول اسلام ام سلیم کے پاس آئے، اس جگہ آ پ نے پانی کی ایك مشك دیکھی، جو دیوار سے آویزاں تھی، اس وقت پیغمبر کھڑے ھوئے اور اس سے پانی نوش کیا، ام سلیم نے اس مشك کو اٹھایا اور اس کے منہ کو کاٹ کر اپنے پاس تبرك کی طورپر رکھ لیا ۔ 38

7۔ ابن سیرین نقل کرتے ھیں: انس بن مالك کے پاس رسول خدا کاایك عصاتھا، جسے انس کی وفات کے بعد ان کے ساتھ ان کی پھلو میں دفن کردیا گیا۔ 39

8۔ ابراھیم بن عبد الرحمن بن عبد القاری کھتے ھیں: میں نے عمر کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ اپنے ھاتھوں کو اس جگہ رکھے ھوئے ھیں، جھاں رسول بیٹھتے تھے اوران ھاتھوں کو اپنے چھرے پر ملتے تھے ۔ 40

9۔ بزیدبن عبداللہ بن قسیط کھتے ھیں: ”اصحاب پیغمبر کی ایك جماعت کو دیکھا کہ جب مسجد خالی ھوجاتی تھی تو ھاتھوں کو منبر پر وھاں رکھتے جھاں رسول اپنے ھاتھ رکھتے تھے، اس وقت دعا کرتے تھے ۔ 41

10۔ داوٴدبن صالح کھتے ھیں:

ایك مرتبہ مروان بن حکم مسجد میں داخل ھوا تودیکھا ایك مرد ھے جو رسول کی قبر پر اپنے چھرے کو رکھے ھوئے ھے، مروان نے اس کی گردن کو پکڑا اور اس کو پیچھے ڈھکیل دیا، اور اس سے کہا: توجانتا ھے کہ کیا کررھا ھے؟جب اس شخص نے اپنا سر اٹھایاتو دیکھا وہ کوئی اورنہ تھا بلکہ رسول کا میزبان اور بزرگ صحابی حضرت ابو ایوب انصاری تھا، وہ مروان کے جواب میں اس طرح کھنے لگے: ” میں پتھروں کی طرف نھیں آیا ھوں، بلکہ میں نے پیغمبر کا قصد کیا ھے “42

11۔ ابن عساکر اپنی سند کے ساتھ امام علی - سے نقل کرتے ھیں: حضرت فاطمہ زہرا (ع) رسول کی وفات اور دفن کے بعد آپ کی قبر کے کنارے کھڑی ھوگئیں اور ایك مٹھی قبر کی خاك کو اپنے چھرے پر ڈالا، اور اشکبار ھوکر کھنے لگیں:

ماذا علی شم تربة احمدا

ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لو انها

صبت علی الایام صرن لیا لیا 43

کیا ھوگا اس شخص کاجو قبر احمد کی خا ك کی خوشبو سونگھ رھا ھے اور جب تك زندہ رھے گراں قیمت مشك کی خوشبو نہ سونگھی ھو ۔

میرے اوپر ایسی ایسی مصیبتیں پڑی ھیں کہ اگروہ روشن دنوں پر پڑتیں تووہ رات کی طرح تاریك ھوجاتے۔

12۔ سمھودی نقل کرتے ھیں: عبداللہ ابن عمر اپنے ھاتھوں کو رسول کی قبر سے مل رھے تھے، اوربلال اپنے چھرے کو مل رھے تھے، اس کے بعد عبد اللہ ابن احمد بن حنبل سے نقل کرتے ھیں کہ یہ عمل شدیدمحبت کی بنا پر تھا، لہٰذا اس جھت سے تعظیم و اکرام کرنے میں کوئی حرج نھیں ھے ۔ 44

13۔ ابو درداء کہتے ھیں: حضرت بلال حبشی نے ایك شب رسول کو خواب میں دیکھا، جو ان سے کہتے ھیں: اے بلال! آخریہ جفا کب تك میرے حق میں کرتے رھوگے ؟آیا میری زیارت کا وقت نھیں ھوا ؟ بلال خوف زدہ اور محزون حالت میں بیدار ھوئے، اور دوسرے دن مدینہ کا رخ کیا، جب مدینہ پھنچے تو رسول کی قبر کے کنارے بیٹھ کر گریہ کرنے لگے، اور اپنے چھرے کو قبر رسول سے ملنے لگے، اور جب امام حسن اور حسین علیھم ا السلام کو دیکھا تو ان کو گلے سے چمٹا کر ان کے بوسے لئے ۔ 45

14۔ نافع نقل کرتے ھیں: میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ وہ اس جگہ نماز پڑھ رھے ھیں جھاں رسول خدا نماز پڑھا کرتے تھے۔ 46

ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ھیں: ابن عمر کے اس عمل سے ثابت ھوتا ھے کہ آثار پیغمبر کی اتباع کرنا اور اس سے طلب برکت کرنا مستحب ھے ۔ 47

15۔ ابن عبد البر کہتے ھیں: ابن عمرآثار رسول خدا (ص) کی بھت زیادہ متابعت کرتے تھے، چنانچہ عرفہ اور دوسری جگہ انمقامات کو تلاش کرتے جھاں رسول نے وقوف کیا ھو ۔ 48

حوالہ جات

1. المنتقی من فتاوی الشیخ صالح بن فوزان ج ۲، ص ۸۶۔
2. مجموع الفتاوی لابن عثیمین، نمبر ۳۶۶۔
3. اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء ح ۳۰۱۹۔
4. فتاوی اسلامیہ ج ۴، ص ۲۹۔
5. البدعة ص ۲۸۔ ۲۹
6. دلیل الاخطاء، ص ۱۰۷۔
7. لسان العرب ج ۱۰، ص ۳۹۰۔ صحاح اللغة ج ۴، ص ۱۰۷۵۔ النهاية ج ۱، ص ۱۲۰۔
8. سورہ ھود (۱۱) آیت ۴۸۔
9. سورہ مریم، (۱۹)۳۱۔
10. سورہ نمل (۲۷) ۸۔
11. صافات (۳۷)۱۱۳۔
12. سورہ ھود (۱۱) ۷۳۔
13. سورہ آل عمران (۳) ۹٦۔
14. سورہ اسراء (۱۷) ۱۔
15. سور دخان (۴۴) ۳۔

16. صحیح مسلم جلداول، کتاب الصلوٰۃ، باب" الصلوٰت النبی بعد التشہد"حدےث ۴۰۵، ۴۰٦، ۴۰۷۔
17. صحیح بخاری: جلد ۸، کتاب الدعوات، باب (۳۱)" الصلاۃ علی النبی"حدیث ۵۹۹۶۔۵۹۹۷۔ مترجم ۔
18. صحیح بخاری ج ۳، ص ۱۱۹، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ احزاب (آیت۵٦)۔باب ۱۰، ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی...۔ صحیح بخاری: جلد ۸، کتاب الدعوات، باب (۳۱)" الصلاۃ علی النبی"حدیث ۵۹۹٦۔۵۹۹۷۔ مترجم ۔
19. یوسف (۱۲)۹۳ ۔
20. بقرہ (۲) ۲۴۸۔
21. تفسیر کشاف ج ۱، ص ۲۹۳۔
22. تبرک الصحابہ بآثار الرسول ص ۷ ۔
23. الاصابۃ در بیان حالات ولید بن عقبہ ج ۳، ص ٦۳۸، نمبر ۹۱۴۷۔
24. مسند احمد ج ۷، ص ۳۰۳، ح ۲۵۲۴۳۔
25. صحیح بخاری ج ۱، ص ۶۲، کتاب الغسل ۔
26. فتح الباری شرح البخاری ج ۱، ص ۳۲۶، کتاب الوضو ۔
27. شرح صحیح مسلم نووی، ج ۱۵، ص ۸۳ ۔ مسند احمد ج ۳، ص ۵۹۱۔
28. صحیح بخاری ج ۱، ص ۵۵، کتاب الوضو باب " استعمال فضل وضو ء الناس "
29. صحیح بخاری ج ۱، ص ۵۵، کتاب الوضو باب " استعمال فضل وضو ء الناس "
30. الطبقات الکبری، ج ۱، ص ۲ ح ۱۸۴۔
31. البدایۃ والنہایۃ ج ۳، ص ۲۰۱۔ سیرہ ابن ہشام ج ۲، ص ۱۴۴۔
32. صحیح بخاری ج ۴، ص ۴٦، باب" ماذکر من درع النبی، وعصاہ، و سیفہ ..."
33. السیرۃ الحلبیہ ج ۳، ص ۹ ۱۰۔ الاصابۃ ج ۳، ص ۴۰۰۔ تاریخ دمشق، ج ۵۹، ص ۲۲۹۔
34. طبقات ابن سعد دربیان حالات عمر ابن عبد العزیز، ج ۵، ص ۴۰۶۔
35. طبقات ابن سعد دربیان حالات انس ج۷، ص ۲۵۔
36. صحیح بخاری ج ۱، ص ۵۱، کتاب الوضو، باب" الماء الذی یغسل شعر الانسان"
37. الاصابہ دربیان حالات فراس، ج، ۳، ص ۲۰۲، اسد الغابۃ ج ۴، ص ۳۵۲۔
38. مسند احمد ج ۷، ص ۵۲۰، ح ۲۶۵۷۴۔ طبقات ابن سعد ج ۸، ص ۳۱۳۔
39. البدایہ والنہایہ، ج ٦، ص ٦۔
40. طبقات ابن سعد ج ۱، ص ۲۵۴، ذکر منبر الرسول
41. طبقات ابن سعد ج ۱، ص ۲۵۴، ذکر منبر الرسول
42. المعجم الاوسط ج ۱، ص ۹۴۔ الجامع الصغیر ص ۷۲۸۔
43. وفاء الوفاء ج ۴، ص ۱۴۰۵۔
44. وفاء الوفاء ج ۴، ص ۱۴۰۵۔
45. تاریخ دمشق ج ۷، ص ۱۳۷۔ تہذیب الکمال ج ۴، ص ۲۸۹۔ اسد الغابہ ج ۱، ص ۲۴۴
46. صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳۰۔
47. فتح الباری ج ۱، ص ۴۶۹۔
48. الاستیعاب ج ۲، ص ۳۴۲۔